سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۴۹

# امام منتظرؑ

حضرت قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ کا مختصر
مقدس تذکرہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی
مجتہد العصر لکھنؤ



قیمت ۲ر

# امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور

پچپنواں صحیفہ مبارکہ "امام منتظرؑ" آپکا نظر نواز ہے جسے امامیہ مشن لکھنؤ نے زیرِ نمبر ۱۱ شائع فرما کر شائقین کے لئے بابِ معرفت کھولا تھا۔

ائمہ اہل بیتؑ کے بارھویں امام، دورِ حاضرہ کے روحانی شہنشاہ، اللہ کی آخری حجت، ولی العصر، امام آخر الزماں حضرت قائم آلِ محمدؑ ہیں جنکی معرفت حاصل کیے بغیر اگر انسان مر جائے تو اسکی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ اہل اسلام ہی نہیں بلکہ اقوامِ عالم انکے جلوۂ جہاں آرا کے انتظار میں چشم براہ ہیں تاکہ یہ ظلم و جور سے بھر پور دنیا عدل و انصاف سے بھر جائے۔ آج کی سب سے بڑی نیکی امام منتظرؑ کا یقین کے ساتھ انتظار کرنا ہے کیونکہ آسمانی مذاہب کی کامیابی اور انبیائے کرام کے لائے ہوئے روحانی پروگرام کی عملی تکمیل اور شیطنت کی مکمل شکست آپ کے وجود ذیجود سے وابستہ ہے۔ عجل اللہ فرجہ۔ خدا ہمیں انکے یاورِ دل سے قرار دے۔

زیرِ نظر کتابچہ بھی سرکار سید العلماء مدظلہ کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے جس میں آپ نے حضرت حجتؑ کا مقدس تذکرہ فرمایا ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس رسالہ کی اشاعت کے ساتھ چہاردہ معصومینؑ کی مختصر سوانح عمریوں کا سلسلہ پورا ہو گیا۔

ابنائے ملت کی خدمت میں التماس ہے کہ آپ اپنے اپنے ماحول میں ان رسائل کو مفت تقسیم فرمائیں۔ محافل و مجالس میں بطور تبرک تقسیم کریں۔ اس صورت میں سو رسائل (کوئی ایک یا ملا کر) کی خرید پر پچیس فی صد رعایت دی جائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری یہ صدا الصدا ثابت نہیں ہوگی۔

(جنرل سیکرٹری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین ط

ائمہ معصومینؑ کے حالاتِ زندگی کی یہ آخری کڑی حضرت حجت منتظر امام مہدی آخر الزماں عجل اللہ فرجہ کے تذکرہ کے ساتھ مخصوص ہے، وہ حیرت انگیز شخصیتیں جو آنکھوں سے دیکھنے پر سمجھ میں نہ آسکیں، پردہ میں رہ کر کیا سمجھ میں آسکتی ہیں، پھر بھی جتنا سُنا ہے اور سمجھا ہے اس کا زبانِ قلم سے اظہار مقصود ہے۔

"غیب" سے انکار کرنے والے اس رسالہ کے مخاطب نہیں جنہوں نے بے دیکھے "اللہ" کو جانا ہے انہی سے اس "اللہ" کے راستے کے "غیبی" رہنما کا تعارف مقصود ہے۔ اس یقین کے ساتھ کہ وہ ایسی غیبؑ ہے مگر کبھی "مردے از غیب، برون آید" کا حقیقی مصداق بنکر آنے والا ہے، اس کی بارگاہ میں غائبانہ خلوص و عقیدت کی ایک نیازمندانہ پیشکش منظور ہے کہ قبول افتد زہے عز و شرف"۔

**نام و نسب** پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ ؐ کی نسل مبارک جو آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ زہراؑ اور داماد حضرت علی مرتضےٰ علیہ السّلام سے چلی اور ان کے چھوٹے فرزند حضرت امام حسین علیہ السّلام کی اولادیں سے مسلسل نو امام ہوئے ان میں سے آٹھویں امام حضرت امام حسن عسکریؑ تھے اور حسن عسکریؑ کے فرزند ہمارے بارھویں امام حضرت حجت قائمؑ "امام منتظر" عجل اللہ فرجہ ہیں جو اپنے جدِ بزرگوار حضرت پیغمبرِ خدا ؐ کے بالکل ہم نام اور صورت و شکل میں ہو بہو ان

کی تصویر ہیں۔ والدہ گرامی آپ کی "نرجس خاتون" قیصر بادشاہ روم کی پوتی اور شمعون وصی حضرت عیسیٰؑ کی اولاد سے تھیں۔ امام حسن عسکریؑ کی ہدایت سے حضرت کی بزرگ مرتبت ہمشیرہ حلیمہ خاتون نے ان کو مسائل دینیہ اور احکام شرعیہ کی تعلیم دی تھی۔

## القاب و خطابات

غالباً ائمہ معصومینؑ میں حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بعد سب سے زیادہ القاب ہمارے "امام عصرؑ" کے ہیں جن میں زیادہ مشہور ذیل کے خطابات ہیں۔

(۱) المہدی، یہ ایسا خطاب ہے جو نام کا قائم مقام بن گیا ہے اور پیشینگوئیاں جو آپ کے وجود کے متعلق پیغمبر اکرمؐ اور دیگر ائمہ معصومینؑ کی زبان پر آئیں وہ زیادہ تر اس لفظ کے ساتھ ہیں اور اسی لئے "آنیوالے مہدی" کا اقرار تقریباً ضروریات اسلام میں داخل ہو گیا ہے جس میں اگر اختلاف ہو سکتا ہے تو اوصاف و حالات کی تعیین میں لیکن اصل مہدی کے ظہور کا عقیدہ مسلمانوں کے ہر شخص کو رکھنا لازمی ہے۔ ان حضرات کا ذکر نہیں جو اپنے کو مسلمان صرف سوسائٹی کے اثر یا سیاسی مصلحتوں سے کہتے ہیں مگر ان کے دل میں حاضر و ناظر معدلت پسند رب الارباب کا عقیدہ ہی موجود نہیں تو اس کے رسولؐ کی کسی ایسی خبر غیبی کی تصدیق جو ابھی وقوع میں نہیں آئی۔ ان کے حاشیہ خیال میں کہاں جگہ پا سکتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو معمول کے خلاف اس رسالہ میں میں نے مخاطب بنانا نہیں چاہا ہے۔

"مہدی" کے لفظ کے معنی ہدایت پائے ہوئے کے ہیں۔ اسی لحاظ سے کہ اصل ہادی (راستہ بتانے والی) ذات خالق ہے جس کے لحاظ سے خود پیغمبرؐ سے خطاب کر کے قرآن کریم میں

آیت آئی ہے اِنَّکَ لَا تَهْدِی مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِی مَنْ یَشَاءُ (
تمہارے بس کی بات نہیں ہے کہ جسکو چاہو تم ہدایت کرو، بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا
ہے" اور اسی اعتبار سے سورۂ "الحمد" میں بارگاہ الٰہی میں دعا کی گئی ہے اهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِیْمَ "ہم کو سیدھے راستے پر لگا دے" اس فقرہ کو خود پیغمبرؐ اور ائمہ معصومینؑ بھی اپنی
زبان پر جاری کرتے تھے اس لئے خداوند عالم کی ہدایت کے لحاظ سے ان رہنمایان
دین کو "مہدی" کہنا صحیح تھا۔ جو صفت کے لحاظ سے سب ہی بزرگوار تھے اور خطاب
کے لحاظ سے حضرت "امام منتظر" کے ساتھ مخصوص ہو گیا۔

(۲) "القائم" یہ لقب ان احادیث سے ماخوذ ہے جس میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ "دنیا ختم نہیں ہو سکتی جب تک میری اولاد میں سے ایک شخص
قائم (کھڑا) نہ ہو جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے"

(۳) صاحب الزمان" اس اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ آپ ہمارے زمانہ کے رہنمائے حقیقی ہیں
(۴) حجت خدا" ہر نبی اور امام اپنے دور میں خالق کی حجت ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت
ذمہ داری جو اللہ پر ہے وہ پوری ہوتی ہے اور بندوں کے پاس اپنی کوتاہیوں کے جواز
کی کوئی سند نہیں رہتی، چونکہ ہمارے زمانہ میں رہنمائی مخلوق کی ذمہ داری حضرت کے ذریعہ
سے پوری ہوئی ہے اس لئے قیامت تک "حجت خدا" آپ ہیں۔

(۵) منتظر" چونکہ امام "مہدی" کے ظہور کی پیشینگوئی برابر رہنمایان دین دیتے رہے
یہاں تک کہ صرف مسلمانوں میں نہیں بلکہ دوسرے مذاہب میں بھی چاہے نام کوئی دوسرا ہو
ایک آنیوالے کا آخر زمانہ میں انتظار رہے ولادت کے قبل سے پیدائش کا انتظار رہا
اب غیبت کے بعد دنیا کو ظہور کا انتظار ہے اسلئے آپ خود حضرت حکم الٰہی کے منتظر

ہوتے ہوئے تمام خلق کے لئے منتظر یعنی مرکز انتظار ہیں۔

## پیشین گوئیاں

آپ کے دنیا میں آنے سے پہلے پیشین گوئی متواتر طریقہ پر پیغمبر اسلامؐ اور ائمہ معصومینؑ کی زبانوں پر آتی رہی تھی جن میں سے اس وقت ہر معصومؑ کی صرف ایک خبر اس موقع پر درج کی جاتی ہے۔

## (۱) حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰؐ

حضرت کی زبان مبارک سے احادیث اس کثرت سے اس موضوع پر وارد ہوئی ہیں کہ صحاح ومسانید واخبار کے کتب ان سے معمور ہیں۔ اور متعدد علمائے اہلسنت نے ان کو مستقل تصانیف میں جمع کیا ہے جیسے حافظ محمد بن یوسف کنجی شافعی نے "البیان فی اخبار صاحب الزمان" میں حافظ ابو نعیم اصفہانی نے "ذکر نعت المہدی" ابو داؤد سجستانی نے اپنے سنن میں جس کا صحاح ستہ میں شمار ہوتا ہے۔ "کتاب المہدی" کا مستقل عنوان قائم کیا ہے اسی طرح ترمذی نے "صحیح" میں اور ابن ماجہ قزوینی نے اپنی کتاب سنن میں حاکم نے استدرک میں بھی ان احادیث کو وارد کیا ہے۔

صرف ایک حدیث یہاں درج کی جاتی ہے، وہ یہ ہے۔ ابن عباس نے روایت کی حضرت رسول خداؐ سے فرمایا۔ انا سید النبیین وعلیؑ سید الوصیین وان اوصیائی بعدی اثنا عشر اولهم علیؑ وآخرهم المهدی میں انبیاء کا سردار ہوں اور علی اوصیاء کے سردار ہیں میرے اوصیاء (قائم مقام) میرے بعد بارہ ہوں گے۔ جنمیں اول علیؑ ہیں اور آخری "مہدیؑ" ہوں گے۔

## (۲) حضرت سیدة النساء فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

کافی کلینی میں جابر بن عبداللہ انصاری کی

روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کے پاس ایک لوح تھی جسمیں تمام اوصیاء و ائمہؑ کے نام درج تھے اجناب سیدہؑ نے اس لوح سے تمام بارہ اماموں کے ناموں کی خبر دی جن میں سے تین محمد تھے اور چار علی - ان کی آخری فرد آپ کی اولادیں سے وہ ذات ہے جو قائم ہو گی۔

## ۳۔ حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ

جناب شیخ صدوق محمد بن علی بن بابویہ قمی نے کمال الدین" میں امام رضاؑ کی حدیث آپکے آبائے طاہرینؑ کے ذریعہ سے نقل کی ہے کہ جناب امیرؑ نے اپنے فرزند امام حسینؑ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ تیری نسل میں سے نواں وہ ہے جو حق کے ساتھ قائم دین کا ظاہر کرنے والا اور عدل و انصاف کا پھیلانے والا ہو گا

## ۴۔ امام حسن مجتبیٰؑ

صدوق کمال الدین میرے بھائی حسینؑ کی نسل سے نواں جب پیدا ہو گا تو خداوند عالم اسکی عمر کو غیبت کی حالت میں طولانی کریگا، پھر جب وقت آئیگا تو اسے اپنی قدرت کاملہ سے ظاہر فرمائیگا۔

## سید الشہدا امام حسینؑ

نواں میری نسل میں سے وہ امام ہے جو حق کے ساتھ قائم ہو گا جس کے ذریعہ سے اللہ زمین کو موت کے بعد زندگی عطا کریگا اور جس کے ذریعہ سے دین حق کو تمام مذاہب پر غلبہ حاصل ہو گا۔ اسکی ایک طولانی غیبت ہو گی جسمیں بہت سے گمراہ ہو جائینگے اور کچھ ثابت قدم رہیں گے جن میں ایذائیں برداشت کرنا پڑیں گی اور ان سے لوگ کہیں گے کہ اگر سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ پورا کب ہو گا جو اس غیبت کے زمانہ میں اس اذیت اور انکار پر صبر کریں گے انہیں رسولؐ کے ہمراہ رکاب جہاد کرنے کا ثواب حاصل ہو گا۔

**۶۔ امام زین العابدینؑ** "ہم میں سے قائم وہ ہوگا جسکی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہیگی یہاں تک کہ عام لوگ کہیں گے وہ پیدا ہی نہیں ہوا۔"

**۷۔ امام محمد باقرؑ** کافی کلینی "حسینؑ کے بعد نو امام معین ہیں جن میں سے نواں قائم ہوگا۔"

**۸۔ امام جعفر صادقؑ** علل الشرائع شیخ صدوق میں روایت ہے فرمایا حضرت نے کہ میرے موسیٰؑ فرزند کی نسل سے پانچواں قائم آلِ محمدؐ ہوگا۔"

**۹۔ امام موسیٰ کاظمؑ** "کمال الدین صدوق۔ کسی نے امام موسیٰ کاظمؑ سے کہا کہ کیا آپ قائم بحق ہیں حضرت نے فرمایا حق کے ساتھ قائم و برقرار تو میں بھی ہوں مگر اصل میں قائم وہ ہوگا جو زمین کو دشمنانِ خدا سے پاک کردیگا اور اسے عدل و انصاف سے مملو کردیگا۔ وہ میری اولاد میں سے پانچواں شخص ہوگا۔ اسکی ایک طولانی غیبت ہوگی جس میں بہت سے مرتد ہوجائیں گے اور کچھ لوگ ثابت قدم رہیں گے۔"

**۱۰۔ امام رضاؑ** دعبل نے جب آپ کے سامنے اپنا مشہور قصیدہ پڑھا اور اس میں ان دو شعروں تک پہنچے:۔

خروج امام لامحالۃ قائمٌ ... یقوم علی اسم اللہ والبرکات

یمیز فینا کل حق و باطل ... ویجزی علی النعماء والنقمات

زمانہ میں ظہور قائم آلِ عبا ہوگا ... مدد سے جو خدا کے نام و برکت کی کھڑا ہوگا

جہاں میں امتیازِ حق و باطل آ کے کردیگا ... وہ دیگا مومن و کافر کو ہر کردار کا بدلا

یہ سنتے ہی امام رضاؑ نے گریہ فرمایا اور پھر سر اٹھا کر کہا اے دعبل یہ شعر تمہاری زبان پر روح القدس نے جاری کرائے ہیں، تمہیں معلوم بھی ہے کہ یہ امام کون ہے

اور کب کھڑا ہو گا۔ دعبل نے کہا یہ تفصیلات تو مجھے معلوم نہیں مگر میں یہ سنتا رہا ہوں کہ آپ میں ایک امامؑ ایسا ہو گا جو زمین کو فساد سے پاک اور عدل و انصاف سے مملو کر دیگا۔ حضرتؑ نے فرمایا اے دعبل میرے بعد امام میرا فرزند محمدؑ ہو گا اور اس کے بعد اس کا فرزند علیؑ اور علیؑ کے بعد اسکا بیٹا حسنؑ اور حسنؑ کے بعد اس کا بیٹا قائمؑ ہو گا جس کی غیبت کے دور میں اسکا انتظار رہیگا اور ظہور کے موقع پر دنیا اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کرے گی۔

**امام محمد تقیؑ** قائم ہم میں سے وہی مہدیؑ ہو گا جو میری نسل میں تیسرا ہو گا۔

**۱۲۔ امام علی نقیؑ** میرا جانشین تو بعد میرے میرا فرزند حسنؑ ہے مگر اس کے جانشین کے دور میں تمہارا کیا عالم ہو گا۔ سننے والے نے پوچھا کہ کیوں؟ اسکا کیا مطلب؟ فرمایا اس لئے کہ تمہیں اسے دیکھنے کا موقع نہ ملے گا اس کے بعد نام تک لینے کی اجازت نہ ہو گی۔ عرض کیا گیا پھر انکا نام کس طرح لیا جائے گا فرمایا بس یوں کہنا کہ "الحجۃ من آل محمدؐ"

**۱۳۔ امام حسن عسکریؑ** حضرتؑ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کے آبائے طاہرینؑ سے یہ فرمایا ہے کہ زمین حجت خدا سے قیامت تک کبھی خالی نہیں ہو سکتی؟ اور جو مر جائے اور اپنے امام زمانہ کی اسے معرفت حاصل نہ ہوئی ہو وہ جاہلیت کی موت دنیا سے گیا؟ آپ نے فرمایا کہ بیشک یہ اسی طرح حق ہے جس طرح روزِ روشن حق ہوتا ہے" عرض کیا گیا کہ پھر حضور کے بعد حجت اور امام کون ہو گا۔ فرمایا "میرا فرزند پیغمبرِ خدا کا ہم نام ہے میرے بعد امام و حجت ہو گا جو شخص بغیر اس کی معرفت حاصل

کیے ہوئے دنیا سے اٹھا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ بیشک اسکی غیبت کا دور اتنا طولانی ہوگا جسمیں جاہل لوگ حیران و سرگرداں پھریں گے اور باطل پرست ہلاکت ابدی میں گرفتار ہونگے اور وقت مقرر کر کے پیشین گوئیاں کرنے والے غلط گو ہوں گے۔

**نتیجہ** - ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اسلامؐ کے وقت سے لیکر برابر ہر دور میں اس ذات کی خبر دی جاتی رہی تھی جو "مہدی دین" ہوگا بلکہ دعبل کی روایت سے ظاہر ہے کہ یہ امر اتنا مشہور تھا کہ شعرا تک اسے نظم کرتے تھے اس کے ساتھ تواریخ پر نظر کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ دوست و دشمن سب ان حدیثوں سے واقف تھے - یہانتک کہ لیبا اوقات ان سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ سلسلہ عباسیہ میں سے محمد نام جسکا تھا اس نے اپنا لقب "مہدی" اسی لئے اختیار کیا اور نسل امام حسنؑ سے عبداللہ محض کے فرزند محمد کے متعلق بھی مہدی ہونیکا عقیدہ قائم کیا گیا اور "کیسانیہ" نے محمد بن حنفیہ کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا - مگر ائمہ اہل بیتؑ میں سے ایک معصوم ہستی کا اسی وقت پر وجود خود ان خیالات کی رد کے لئے کافی تھا اور یہ حضرات ان غلط دعویداروں کے دعاوی کے غلط بتانے کے ساتھ اصل "مہدی" کے اوصاف اور اسکی غیبت کا تذکرہ برابر کرتے رہے۔ اس سے یہ حقیقت صاف ظاہر ہو گئی کہ اصل "مہدی" کی تشریف آوری کا انتظار متفقہ طور پر موجود تھا اس کے ساتھ پیغمبرؐ کی وہ حدیثیں بھی متواتر صورت سے موجود تھیں کہ میری اولاد میں بارہ جانشین میرے ہوں گے اور یہ تعداد خود ان غلط مدعیوں کے دعوے کے ابطال کے لئے کافی تھی لیکن اب جبکہ امام حسن عسکریؑ تک گیارہ کی تعداد ائمہ کی پوری ہو گئی تو دنیا بے چینی کے ساتھ اسی امام کی طلبگار ہو گئی جو اپنی پیدائش کے قبل بھی منتظر تھا اور پیدائش کے بعد بھی غیبت کی بنا پر مصلحت الٰہی کے تقاضا تک "منتظر" رہنے والا تھا۔

## ولادت

وہ وقت جسکا معصومینؑ کو انتظار تھا آخر کو آہی گیا۔ اور پندرہ شعبان ۲۵۵ھ کی رات کو سامرے میں اس مبارک ومقدس بچے کی ولادت ہوئی۔ امام حسن عسکریؑ نے اس موقع پر کافی مقدار میں روٹیاں اور گوشت راہ خدا میں صدقہ کرایا اور عقیقہ میں کئی بکریوں کی قربانی فرمائی۔

## نشوونما اور تربیت

ائمہ اہل بیتؑ میں یہ کوئی نئی بات نہیں کہ انکو ظاہری حیثیت سے تعلیم وتربیت کا موقع حاصل نہ ہو سکا ہو اور وہ بچپن ہی میں قدرت کی طرف کے انتظام خاص کے ساتھ کمالات کے جوہر سے آراستہ کر کے امامت کے درجہ پر فائز کر دیے گئے ہوں۔ اسکی نظیریں حضرت امام منتظرؑ کے پہلے بھی کئی سامنے آچکی تھیں جیسے آپ کے جد بزرگوار حضرت امام علی نقیؑ جنکی عمر اپنے والد امام محمد تقیؑ کی وفات کے وقت چھ برس اور چند مہینے سے زیادہ نہ تھی اور اس کے پہلے امام محمد تقیؑ جن کی عمر اپنے والد امام رضاؑ کے انتقال کیوقت آٹھ برس سے زیادہ نہ تھی ظاہر ہے کہ یہ بات عام افراد کے لحاظ سے بظاہر اسباب نشوونما اور تعلیم وتربیت کیلئے ناکافی ہے مگر جب خالق کی مخصوص عطا کو ان حضرات کے بارے میں تسلیم کر لیا تو اب سات اور چھ اور پانچ برس کے فرق کا بھی کوئی سوال باقی نہیں رہ سکتا۔ اگر سات برس کے سن میں امامت کا منصب حاصل ہو سکتا ہے اور چھ برس کے سن میں حاصل ہو سکتا ہے جسکی نظیریں قبل کے اماموںؑ کے یہاں دنیا کی آنکھوں کے سامنے آچکیں تو پانچ یا چار برس میں بھی یہ منصب اسی طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اسمیں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے بارھویں امامؑ کو اپنے والدؑ کی آغوش شفقت وتربیت سے بہت کم عمر میں جدا ہونا پڑا یعنی شعبان ۲۵۵ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور ربیع الاول ۲۶۰ھ میں

آپ کے والد بزرگوار حضرت امام حسن عسکریؑ کی وفات ہو گئی۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی عمر اسوقت ساڑھے چار برس کی تھی اور اسی کمسنی میں آپ کے سر پر خالق کی طرف سے امامت کا تاج رکھ دیا گیا۔

## حکومت وقت کا تجسس

بالکل اسی طرح جیسے فرعون مصر نے پیشین گوئی سن لی تھی کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والا ایک بچہ میرے ملک کی تباہی کا باعث ہو گا تو اس نے اس کی کوششیں صرف کر دیں کہ وہ بچہ کسی طرح پیدا ہی نہ ہونے پائے اور پیدا ہو تو زندہ نہ رہنے پائے اسی طرح متواتر احادیث کی بنا پر عباسی سلطنت کے فرمانرواکو یہ معلوم ہو چکا تھا۔ کہ حسن عسکریؑ کے یہاں اس مولود کی پیدائش ہو گی جس کے ذریعہ باطل حکومتیں تباہ ہو جائیں گی تو اسکی طرف سے انتہائی شدت کے ساتھ انتظامات کئے گئے کہ ایک ایسے مولود کی پیدائش کا امکان باقی نہ رہے۔ اسی لئے امام حسن عسکریؑ کو مسلسل قید و بند میں رکھا گیا۔ مگر قدرتِ الٰہی کے سامنے کوئی بڑی سے بڑی مادی طاقت بھی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

جس طرح فرعون کی تمام کوششوں کے باوجود موسیٰؑ پیدا ہوئے اسی طرح سلطنت عباسیہ کے تمام انتظامات کے باوجود امام منتظرؑ کی ولادت ہو گئی۔ مگر یہ قدرت کی طرف کا انتظام تھا کہ آپکی پیدائش کو صیغۂ راز میں رکھا گیا اور جسے قدرت اپنا راز بنالے اس کے افشا پر کون قادر ہو سکتا ہے۔ بیشک ذرا دیر کے لئے خود اسکی مصلحت اسکی متقاضی ہوئی کہ راز پر سے پردہ ہٹا یا جائے۔ جب امام حسن عسکریؑ کا جنازہ غسل و کفن کے بعد نماز جنازہ کیلئے رکھا ہوا تھا شیعیان خاص کا مجمع تھا اور نماز کیلئے صفیں بندھ چکی تھیں۔ امام

حسن عسکریؑ کے بھائی جعفر نماز جنازہ پڑھانے کیلئے آگے بڑھ چکے تھے اور تکبیر کہنا ہی چاہتے تھے کہ ایک دفعہ حرم سرائے امامت سے ایک کمسن بچہ برآمد ہوا اور بڑھتا ہوا صفوں کے آگے پہنچا اور جعفر کی عبا کو ہاتھ میں لیکر کہا چچا پیچھے ہٹیے اپنے باپ کی نماز جنازہ پڑھانے کا حق مجھے زیادہ ہے۔ جعفر بیساختہ پیچھے ہٹے اور صاحبزادہ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی، پھر صاحبزادہ حرم سرا میں واپس گیا۔ غیر ممکن تھا کہ یہ خبر خلیفہ وقت کو نہ پہنچتی چنانچہ پہنچی اور اب زیادہ شدت و قوت کے ساتھ تلاش شروع ہو گئی کہ ان صاحبزادے کو گرفتار کر کے قید کر دیا جائے یا ان کی زندگی کا خاتمہ کیا جائے۔

## غیبت

حضرت امام منتظرؑ کی امامت کا زمانہ اب تک دو غیبتوں پر تقسیم رہا ہے ایک زمانہ غیبت صغریٰ اور ایک غیبت کبریٰ، اسکی بھی خبر معصومینؑ کی زبان پر پہلے ہی آچکی تھی جیسے پیغمبر خداؐ کا ارشاد "اس کیلئے ایک غیبت ہو گی جسمیں بہت سی جماعتیں گمراہ پھرتی رہیں گی" اور "اس کی غیبت کے زمانہ میں اسکے اعتقاد پر برقرار رہنے والے گوگرد سرخ سے زیادہ نایاب ہونگے"۔ حضرت علی بن ابیطالبؑ کا ارشاد ہے "قائم آل محمدؐ کے لئے ایک طولانی غیبت ہو گی۔ میری آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے وہ منظر کہ دوستان اہلبیتؑ اسکی غیبت کے زمانہ میں سرگرداں پھر رہے ہیں جسطرح جانور چراگاہ کی تلاش میں سرگرداں پھرتے ہیں" دوسری حدیث میں "اسکا ظہور ایک ایسی غیبت اور حیرانی کے بعد ہو گا جس میں اپنے دین پر صرف با اخلاص اصحاب یقین ہی قائم رہ سکیں گے"۔ امام حسنؑ کا قول "اللہ اسکی عمر کو اسکی غیبت کی حالت میں طولانی کریگا" امام حسینؑ کا ارشاد "اس کی ایک غیبت ہو گی جس میں بہت سی جماعتیں گمراہ ہو جائیں گی"۔ امام محمد باقرؑ کا ارشاد "اسکی غیبت اتنی طولانی ہو گی کہ بہت سے گمراہ ہو جائیں گے"۔ امام جعفر صادقؑ نے

فرمایا: "مہدی ساتویں امامؑ کی اولاد میں سے پانچواں ہوگا۔ اسکی ہستی تمہاری نظروں سے غائب رہیگی۔" دوسری حدیث میں "صاحب الامر کے لئے ایک غیبت ہونیوالی ہے۔ اس وقت ہر شخص کو لازم ہے کہ تقویٰ اختیار کرے اور اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رہے"۔ امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں "اسکی صورت لوگوں کی نگاہوں سے غائب ہوگی۔ مگر اس کی یاد اہلِ ایمان کے دلوں سے غائب نہ ہوگی۔ وہ ہمارے سلسلہ کا بارھواں ہوگا۔" امام رضاؑ "اسکی غیبت کے زمانہ میں اسکا انتظار رہیگا۔" امام محمد تقیؑ "مہدی وہ ہے جسکی غیبت کے زمانہ میں اسکا انتظار اور ظہور کے وقت پر اسکی اطاعت لازم ہوگی۔ امام علی نقیؑ "صاحب الامر وہ ہوگا جس کے متعلق بہت سے لوگ کہتے ہوں گے کہ وہ ابھی پیدا ہی نہیں ہوا۔" امام حسن عسکریؑ "میرے فرزند کی غیبت ایسی ہوگی کہ سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ محفوظ رکھے سب شک و شبہ میں مبتلا ہو جائیں گے۔" اسی کے ساتھ امام محمد باقرؑ نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ "قائم آلِ محمدؑ کے لئے دو غیبتیں ہیں ایک بہت طولانی اور ایک اسکی بہ نسبت مختصر"۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ "ایک دوسرے کی بہ نسبت بہت طولانی ہوگی"۔ انہی احادیث کے پہلے سے موجود ہونیکا نتیجہ تھا کہ امام حسن عسکریؑ کے بعد انکے اصحاب اور مومنین مخلصین کسی شک و شبہ میں مبتلا نہیں ہوئے اور انہوں نے کسی حاضر الوقت مدعی امامت کو تسلیم کرنے کے بجائے اس "امام غائب" کے تصور کے سامنے سر تصدیق خم کر دیا۔

**غیبت صغریٰ** پہلی غیبت کا دور ۲۶۰ھ سے ۳۲۹ھ تک انہتر سال قائم رہا۔ اس میں سفرائے خاص موجود تھے یعنی ایسے حضرات جنکو مخصوص طور پر نام کی تعیین کے ساتھ امامؑ کی جانب سے نائب بنایا گیا تھا کہ وہ شیعوں کے

مسائل امامؑ تک پہنچائیں ان کے جوابات حاصل کریں۔ اموال زکوٰۃ وخمس کو جمع کر کے انہیں مصارف خاصہ میں صرف کریں اور جو قابل اعتماد اشخاص ہوں ان تک خود امامؑ کی تحریرات کو بھی پہنچا دیں۔ ورنہ خود حضرتؑ سے دریافت کر کے انکے مسائل کا جواب دیدیں۔ یہ حضرات علم وتقویٰ اور رازداری میں اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ ممتاز اشخاص تھے۔ اسی لیے ان کو امامؑ کی جانب سے اس خدمت کا اہل سمجھا جاتا تھا۔ یہ حسب ذیل چار بزرگوار تھے۔

۱۔ ابوعمرو عثمان بن سعید بن عمرو عمری اسدی یہ پہلے امام علی نقیؑ کے بھی سفیر رہے تھے پھر امام حسن عسکریؑ کے زمانہ میں بھی اس خدمت پر مامور رہے اور پھر حضرت امام منتظرؑ کی جانب سے بھی سب سے پہلے اس عہدہ پر یہی قائم ہوئے۔ چند سال اس خدمت کو انجام دے کر بغداد میں انتقال کیا، وہیں دفن ہوئے۔

۲۔ انکے فرزند ابوجعفر محمد بن عثمان بن سعید عمری۔ امام حسن عسکریؑ نے انکے منصب سفارت پر برقرار ہونیکی خبر دی پھر ان کے والد نے اپنی وفات کیوقت بحکم امامؑ انکی نیابت کا اعلان کیا۔ جمادی الاول ۳۰۵ھ میں بغداد میں وفات پائی۔

۳۔ ابوالقاسم حسین بن روح بن ابی بحر نوبختی علم وحکمت کلام ونجوم میں خاص امتیاز رکھتے ہوئے مشہور خاندان نوبختی کی یادگار اور خود بڑے جلیل المرتبت پرہیزگار عالم تھے۔

ابوجعفر محمد بن عثمان نے اپنی وفات کے بعد امامؑ کے حکم سے ان کو اپنا قائم مقام بنایا۔ پندرہ برس عہدۂ سفارت انجام دینے کے بعد شعبان ۳۲۰ھ میں انکی وفات ہوئی۔

۴۔ ابوالحسن علی بن محمد سمری یہ آخری نائب تھے۔ حسین بن روح کے بعد بحکم امام انکے قائم مقام ہوئے اور شرف نیابت اس فریضہ کو انجام دینے کے بعد ۱۵ شعبان ۳۲۹ھ میں بغداد میں انتقال کیا۔ وقت آخر ان سے

جب پوچھا گیا کہ اب آپ کے بعد نائب کون ہوگا تو انھوں نے کہہ دیا کہ اب اللہ کی مشیت ایک دوسری صورت
کا ارادہ رکھتی ہے جسکی آخری مدت اسی کو معلوم ہے۔ اب اس کے بعد کوئی نائب خاص باقی نہ
رہا۔ اسی ۳۲۹ھ کے اندوہناک سال میں کافی کے مصنف ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی رح اور شیخ
صدوق رح کے والد بزرگوار علی بن بابویہ قمی رح نے بھی انتقال فرمایا تھا۔ اور ان حوادث کے ساتھ
غیر معمولی طور پر یہ منظر دیکھنے میں آیا کہ آسمان پر تارے اس کثرت سے ٹوٹ رہے ہیں کہ ایک محشر
معلوم ہوتا ہے اسلئے اس سال کا نام رکھ دیا گیا "عام تناثر النجوم" یعنی تاروں کے انتشار کا بد سال۔ اسکے
بعد اندھیرا چھا گیا سخت اندھیرا اسلئے کہ کوئی ایسا شخص سامنے نہ رہا جو امام عم کی خدمت میں پہنچنے کا وسیلہ

**غیبت کبریٰ** ۳۲۹ھ کے بعد سے جو زمانہ ہے اسے "غیبت کبریٰ" کہتے ہیں۔ اسلئے کہ اب کوئی
خاص نائب بھی باقی نہیں رہا ہے اس دور کیلئے خود حضرت "امام عصر" نے یہ ہدایت فرمادی تھی کہ
"اس صورت میں دیکھنا جو لوگ ہمارے احادیث پہ مطلع ہوں اور ہمارے حلال و حرام یعنی مسائل سے
واقف ہوں انکی طرف رجوع کرنا۔ یہ ہماری جانب سے تمہارے لیے ادیر حجت ہیں"۔ اس حدیث کی بنا
علمائے شیعہ اور مجتہدین کو "نائب امام" کہا جاتا ہے مگر یہ نیابت باعتبار صفات عمومی حیثیت سے ہے
خصوصی طور پر باعتبار نامزدگی نہیں ہے یہی خاص فرق ہے ان میں اور نائبین میں جو "غیبت صغریٰ" کے
میں اس منصب پر فائز تھے۔ اس زمانہ غیبت میں بھی یقیناً امام علیہ السلام ہدایت خلق اور حفاظت حق کا
فریضہ انجام دیتے ہیں اور ہماری کسی نہ کسی صورت سے رہنمائی فرماتے ہیں خواہ وہ ہمارے سامنے نہ ہوں اور ہمیں
محسوس و معلوم نہ ہو یہ پردہ اسوقت تک رہیگا جب تک مصلحت الٰہی متقاضی ہو اور ایک وقت ایسا ضرور
آئیگا (خواہ وہ جلد ہمیں کتنی ہی دور معلوم ہوتا ہو) کہ یہ پردہ ہٹے گا اور امام علیہ السلام ظاہر ہوں گے
اور دنیا کو عدل و انصاف سے معمور فرمائیں گے اسی طرح جیسے وہ اسکے پہلے ظلم و جور سے مملو ہو چکی
ہوگی (اللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ)

(مطبوعہ تعلیمی پریس لاہور)